ان کے دو پاؤں اور دو ہاتھ ننگے ہوں گے۔ جن کو کھلا رکھنے میں عقلاً بھی عیب نہیں۔ شریعت نے بھی اس صورت میں اجازت دے دی ہے۔

کیا پردہ تعلیم کا مانع ہے؟

مخالفین پردہ کہتے ہیں کہ پردہ تعلیم وتدریس کا مانع ہے؟

جواب: پردہ تعلیم کے لئے ہرگز مانع نہیں۔ ہاں سکولوں اور کالجوں کی تعلیم سے پردے کا کسی قدر مانع ہونا اگر تسلیم کر لیا جائے تو بعید نہیں لیکن یہ تعلیم سرے سے عورتوں کے لئے ضروری ہی نہیں۔ اس تعلیم سے اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو محفوظ رکھے تو بہتر ہے۔ جس تعلیم سے لڑکیاں بن ٹھن کر بازاروں اور عام گزرگاہوں میں اوضاع جاہلیت (جاہلیت کی بے پردگی) کا نمونہ پیش کریں اسے تو دور ہی سے سلام ہے۔ ایسی تعلیم اہل یورپ ہی کو مبارک ہو۔ جس کو حاصل کر کے مرد عورت یہ کہنے لگیں کہ ہم کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں۔

یاد رہے کہ اصلی مجرم والدین ہیں۔ جو بڑی کوشش سے اپنے بچوں کو ایسی تعلیم دلاتے ہیں۔ حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے) کا مصداق اسلامی تعلیم ہے نہ کہ سکولوں اور کالجوں کی تعلیم۔ اور اسلامی تعلیم عورتیں اپنے گھروں میں اپنے باپ بھائی خاوند وغیرہ محرموں سے حاصل کر سکتی ہیں۔ باپ کا فرض ہے کہ اپنی بیٹی کو پڑھاتے۔ خاوند کا فرض ہے کہ اپنی بیوی کو پڑھاتے۔ اگر لوگ اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے فرائض کو سرانجام دیں تو عورتیں کس طرح جاہل رہ سکتی ہیں؟ محرم اگر پڑھے ہوئے نہ ہوں تو جاننے والوں سے مسائل پوچھ پوچھ کر اپنی عورتوں کو سکھا سکتے ہیں۔ جس میں کسی کتاب، قلم، دوات اور تختی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ صحابہ کرامؓ کی عورتیں اپنے خاوندوں سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے مسائل پوچھ کر ان پر عمل کرتی تھیں۔ یہ نہ تھا کہ ساری عمر لکھنے پڑھنے تاریخ جغرافیہ یاد کرنے اور دنیا کے اور فنون سے واقفیت حاصل کرنے میں گنوا دیں۔ اگر گھر میں دینی تعلیم دلانے والا کوئی محرم میسر ہو جائے تو کتابی علم کے حاصل

کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اس کے لئے عورتوں کا سکولوں اور کالجوں میں جانا نتائج کے اعتبار سے بہت ہی برا ہے اس کے لئے کوئی اور مستحسن تدبیر ہونی چاہیئے۔

انگریزی تعلیم کا زہریلا اثر

اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں کہ غلامانہ ذہنیت کا اصلی منبع کالج و سکول ہیں اور سب گناہوں کی جڑ غلامی ہے۔ پس جو امر غلامی کی جڑ ہوگا۔ وہی سب سیئات و معاصی کی علت ہوگا۔ لہٰذا سکول او کالج تمام اخلاقی رذائل اور دینی کمزوریوں کا سرچشمہ ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں جب کہ آج کل سکولوں اور کالجوں میں بجائے تعلیم کے گانا بجانا، ناچنا اور سوانگ بنانا، ڈرامہ کرنا سکھلایا جاتا ہے۔ پروفیسر لڑکوں کے سامنے ناچتے اور گاتے ہیں۔ گویا تھیٹر اور سینما وغیرہ جو لوگوں کے اخلاق و اموال کے لئے مہلکات سے ہیں ان کا سرچشمہ سکول و کالج ہیں۔ کیونکہ ان تماشوں میں انگریزی تعلیم یافتہ ہی کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ آپ ہی فرمایئے کہ پروفیسروں کا ناچنا، گانا لڑکوں پر کیا اثر کریگا۔ شاید کوئی آزاد خیال یہ کہے کہ ڈراموں میں اور دیگر تماشوں میں عبرت ہوتی ہے۔ کہیں غربت و امیری کا ڈرامہ ہے اور کہیں ساہوکار اور کسانوں کا ڈرامہ ہے۔ کہیں عشق بازی کے بُرے نتائج کا نقشہ کھینچا جا رہا ہے۔ ان ڈراموں میں غربت کا علاج ساہوکار کے پھندے سے بچنے اور عشق بازی کے بُرے نتائج سے محفوظ رہنے کے وسائل بتائے جاتے ہیں۔ تو ان میں کیا بُرائی ہو سکتی ہے؟ جواباً التماس ہے کہ اول تو جتنے لوگ ان تماشوں میں حصہ لیتے ہیں وہی ان بلاؤں میں زیادہ مبتلا ہیں۔ خواہ ملازم ہو یا مزدور جو کچھ کماتا ہے۔ ان تماشوں میں خرچ کر دیتا ہے اور گھر میں بال بچے فاقہ کشی کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حالات اور واقعات کو بذریعہ سوانگ نقل کرنے سے کبھی عبرت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ بطور تماشے کے کیا جاتا ہے اور لوگ اس کو تماشا سمجھ کر حظِ نفس کے لئے دیکھتے ہیں۔ لوگوں کا اصل مقصود گانا بجانا، ناچنا اور سوانگ دیکھنا ہوتا ہے نہ کہ عبرت حاصل کرنا۔ الغرض تھیٹر سینما وغیرہ باعتبار نتائج کے بھی بہت بری چیزیں ہیں اور باعتبار اصل کے بھی۔

حامیان بے پردگی کا یہ کہنا کہ عورتیں پردہ کی وجہ سے جب کہ خود غلامی کی حالت میں ہیں اپنے لڑکوں کو آزادی کا سبق نہیں دے سکتیں۔ بالکل غلط اور تاریخ اسلام

سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ پردہ نشین عورتوں نے بڑے بڑے حکمران، امام اور اولیاء پیدا کئے ہاں ایسے تمام ملحد اور آزاد پیدا نہیں کئے جو مذہب سے آزاد و متنفر ہوں۔ ایسے آزاد درحقیقت غلام نفس، اسیر شہوات اور پرستار حکومت ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسی آزادی اور تعلیم پر لات مارنی چاہیے۔ جس سے عورتیں بے حیا ہو کر غیر محرموں سے مصافحہ کریں ان کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کریں۔ ناچنے گانے کو کمال سمجھیں۔ غیر محرموں کے ساتھ سیر و سیاحت کریں اس تہذیب بمنزلہ تعذیب کے سیکھنے کے لئے دوسرے ممالک میں جائیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورت کو غیر محرم کے ساتھ حج کی بھی اجازت نہیں دیتے۔

مسلمانو! کچھ تو ہوش کرو۔ ایسی مہذب مائیں اپنے بچوں کو کس قسم کی تہذیب اور ادب سکھائیں گی؟

شعر

جاتے عبرت ہے یہ تیرے واسطے مرد خدا ہوش میں آ خواب غفلت سے تجھے کیا ہو گیا

غرض اس طرح کی ترقی کر کے اگر مسلمان بالفرض تمام دنیا کے بادشاہ بھی بن جائیں تو بھی اسلام کی نظر میں یہ سراسر خسران اور نامرادی ہے۔

کیا جہالت کا علاج دینی تعلیم ہے یا کالجوں کی تعلیم

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جہالت کی وجہ سے عورتوں میں توہم پرستی اور شرک و بدعت پھیل گئی ہے۔ جواباً التماس ہے کہ یہ بالکل صحیح اور درست ہے لیکن ان امراض کا علاج سکولوں اور کالجوں کی تعلیم نہیں ہے بلکہ اس تعلیم سے اگر جہالت و توہم پرستی کے مرض دور ہو سکتے ہیں۔ تو بے حیائی، خود سری، خود پسندی، اسراف و تبذیر، بے دینی، آوارگی، خود نمائی وغیرہ صد ہا ایسے امراض پیدا ہونے کا احتمال ہے جو جہالت سے بھی بدتر ہیں۔ لہٰذا ایسی تعلیم سے ان کا جاہل رہنا ہی بہتر ہے کہ دین و دیانت کی صلاحیت تو باقی رہے گی۔ کیونکہ سکولوں اور کالجوں کی تعلیم سے تو دینی صلاحیت ہی معدوم و مفقود ہو جاتی ہے۔ ایسی تعلیم یافتہ عورتیں مسلمان کہلاتی ہوئیں غیر مسلموں سے شادی کر لیتی ہیں۔ لہٰذا ان امراض کا حقیقی علاج دینی تعلیم ہے اور اسی کے لئے کچھ نہ کچھ بندوبست ہونا چاہیے۔